مخزن تحقیق

۱۳۱۵ھ

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

سنہ ۱۳۲۲ھ	شوال	پرچہ ۱	جلد ۸

ہے تحفۂ ایمان و سنت عیاں ہیں اس سے انوار شریعت

الٰہی یہ رسالہ تا قیامت رہے جاری بصد عز و کرامت

حضرات ناظرین آپ جانتے ہیں کہ یہ وہ رسالۂ مبارکہ ہے جسکے مضامین جواہر بے بہا ہیں سنت سیوں کے حق مین سراسر رحمت ہین دین و ایمان کی حفاظت کرنیوالے ۔ بدمذہبی کو مٹانیوالے یہی وہ مرد میدان ہے کہ اکیلا ہندوستان بھر کے بدمذہبوں کی خبر لیتا ۔ اونکی بجانون پر قیامت برپا کرتا ہے جس بدمذہب نے سر اوٹھایا اسنے اوسکو نیچا دکھایا ۔ تائید سنت ۔ رد کفر و بدعت اسکا منشا تحقیقات علمی اسکا حصہ ہے علم عقائد تفسیر حدیث فقہ کا چشمہ ۔ تاریخی حالات بزرگان دین کا خزانہ ہے ۔ جو کوئی گلستان سنت سنیہ و بوستان تحقیقات علمیہ کی سیر چاہے وہ ضرور یہ رسالۂ نافعہ ملاحظہ فرمائے ۔

اہتمام ابو المساکین ضیاء الدین عفا عنہ اللہ المعین متوطن پیلی بھیت کے

مطبعۂ حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ مین چھپا

قصیدہ در نعت سرورِ کائنات مفخر موجودات احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم از نتائج طبع رسا جناب مولانا مولوی محمد سیف اللہ صاحب متخلص بہ جوہر صدیقی چیونتوی اسلام آبادی زید مجدہم السامی

کر سکے کیا وصف انسان احمد مختار کا
حق تعالی ہی ثنا خوان احمد مختار کا

شوق ہی دل مین فراوان احمد مختار کا
داغ سینے مین ہی پنہان احمد مختار کا

ذات اقدس آپ کی ہی رحمۃ للعالمین
سارے عالم پہ ہی احسان احمد مختار کا

ایک اک لفظ اسکا سانچے مین ڈھلا ہی نور کے
معجزہ روشن ہی قرآن احمد مختار کا

نکہتِ فیض بہارِ عارضِ سبطین سے
رشک جنت ہی گلستان احمدِ مختار کا

اوسکو دنیا کی طلب اور خواہش عقبی نہین
جو ہی طالب جو ہی خواہان احمد مختار کا

سورۂ والشمس کی تفسیر سے روشن ہوا
جلوہ ہی مہرِ درخشان احمد مختار کا

بے سبب یون نور افشانی کرے ممکن نہین
عکس ہی خورشید تابان احمد مختار کا

کسقدر اوجِ جمال وحسن پر پایا عروج
سایہ تھا کیا ماہ کنعان احمد مختار کا

فی الحقیقۃ ہین فروغِ شمع فانوسِ جوب
گو ہی مظہر بزم امکان احمد مختار کا

ہی احد بامیم وہ اور احمدِ بے میم وہ
مرتبہ کیا جانے انسان احمدِ مختار کا

مقتبس اس شمع کے پرتو سے کثرت کا ظہور
بزم وحدت ہی شبستان احمدِ مختار کا

جو کہ تابع آپ کا ہی وہ خدا کا ہی مطیع
عین حکم حق ہی فرمان احمدِ مختار کا

دل کے آئینے مین گر چشم تصور سے نظر
جلوہ گر ہی روے تابان احمدِ مختار کا

آسمان سے تا زمین اور عرش سے لے تا بہ فرش
نور ہر جا ہی درخشان احمدِ مختار کا

دیکھتا ہون جسطرف چشم حقیقت بین سے مین
ہی اودھر جلوہ نمایان احمدِ مختار کا

کہتی ہی جسکو خلائق چشمۂ آب حیات
ہی مگر چاہِ زنخدان احمدِ مختار کا

آوردند یا تمثل کردند آنرا بر آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چنانکہ متمثل ساختہ شد بہشت و دوزخ
در نماز و احتمال دیگر آنست کہ برداشتہ شد پردہ و در ہمانجا کہ بیت المقدس است نمودند و در روایت
آمدہ است کہ جبریل علیہ السلام مسجد اقصے را آورد نزدیک خانۂ عقیل در نظر من بداشت در آن
میدیدم و از ہر چہ می پرسیدند جواب میگفتم میں کہتا ہون جب بیت المقدس کا تمثل یا رفع حجاب یا نفس
حضور ممکن و واقع تو پھر حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ جملہ امور کیون نہین جائز
دلیل اٹھاسی ایضًا اسی کے بیان معراج مین ہے بعد ازان رسید بہ بیت المقدس و حاضر
شدند ملائکہ و متمثل گردانیدہ شدند ارواحِ انبیا از آدم تا عیسی علیہم السلام و ثنا گفتند مر خدا را و صلاۃ
فرستادند بر حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و اعتراف کردند ہمہ بفضل حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
پس اذان گفتہ شد و تکبیر برآوردہ شد برائے نماز و تقدیم کردند حضرت محمد را صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
٧٥ وعلیہم پس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امامت کرد و ہمہ انبیا و ملائکہ اقتدا کردند بوی انتہے
میں کہتا ہون جسطرح تمام انبیا علیہم السلام حضور کی خدمت بابرکت مین حاضر اور مشرف
ہوئے۔ اسیطرح اگر حضور کی تشریف آوری سے امت مرحومۂ محبوبہ مشرف ہو تو کونسا استبعاد ہے
اور کیون محل استعجاب **دلیل نواسی** رد المحتار حاشیۂ در مختار مین ہے الکعبۃ[ا] اذا رفعت عن
مکانہا لزیارۃ اصحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت الصلاۃ الی ارضہا طحطاوی مین ہے
ذکر[ع۲] الامام النسفی حین سئل عما یحکی ان الکعبۃ کانت تزور واحدا من الاولیاء ہل یجوز القول
بہ فقال نقض العادۃ علی سبیل الکرامۃ لاہل الولایۃ جائز عند اہل السنۃ نیز اسی مین ہے

ا کعبۂ شریف جب اپنے مکان سے اوٹھایا جائے کسی صاحب کرامت بزرگ کی ملاقات کیلیے تو اس حال مین اوسکی زمین کیطرف نماز پڑھنا جائز ہے ۱۲ ع۲ امام نسفی نے ذکر کیا کہ جب اونسے لوگون نے سوال کیا اوس شخص کی حکایت سے کہ کعبۂ شریف کسی ولی کی اولیا مین سے زیارت کو جاتا ہے کہ یہ قول موافق شرع شریف کے ہے یا نہین تو فرمایا کہ خلاف عادت بطریقۂ کرامت اہل سنت وجماعت کے نزدیک اہل ولایت کے لیے جائز ہے یہ ولی کی کرامت ہے ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب اسلام آبادی زید فیضہ۔

القبلة[۱] هی العرصة وما حاذاها من الهواء حتے لو رفعت لزیارة اصحاب الکرامات جازت الصلوٰة نحوها جب کعبے کا ارتفاع اپنی جگہ سے اولیا کے واسطے اور بیت المقدس کا سید الانبیا کے واسطے اور تخت بلقیس کا سلیمان علیہم السلام کے واسطے جائز اور واقع تو پھر حبیب خالق عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی خاطر حضور سے مستفیضین و مخلصین کا سامنا خواہ بہ تشریف آوری یا بزوی ارض یا بارتفاع حجاب وغیرہا قدرت آلہیہ کے احاطے سے کیا باہر ہے استغفر اللہ وسبحان اللہ ما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضته والسمٰوٰت مطویات بیمینه فافهم وتدبر وتشکر فانه صلے اللہ تعالی علیہ وسلم خلیفة اللہ تعالی علی الاطلاق وتذکر معنی الخلافة مما ذکرنا من قبل وقد قال[۲] صلی اللہ تعالی علیہ وسلم زویت لی الارض فرأیت مشارقها ومغاربها کما فی المیزان للعارف الشعرانی وقال علیه الصلوٰة والسلام رأیت کل شئ وتجلی لی کل شئ وانکشف لی ما کان وما یکون کما فی البخاری والمشکوٰة وغیرهما من کتب الصحاح وقال صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذہ کما فی المواهب وشرحه للزرقانی وغیرهما من کتب السیر وقال[۳] المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه وفیك انطوی العالم الاکبر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین

---

[۱] قبلہ وہی عرصہ ہے اور جو اوسکے مقابلے مین ہو ہوا سے یہانتک کہ اگر کعبۂ شریف کسی بزرگ کی زیارت کو چلا جائے تو اوسکی طرف نماز جائز ہے ۱۲ [۲] رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے زمین لپیٹ دی گئی ہے تو مین نے اوسکے مغرب اور مشرق کو دیکھا اسیطرح میزان شعرانی مین ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے ہر چیز کو دیکھا اور میرے لیے ہر چیز کھلگئی اور جو چیز ہو چکی اور جو چیز آیندہ قیامت تک ہوگی وہ سب میرے واسطے کھلگئی۔ بخاری وغیرہ مین یہ قصہ جو مذکور ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے اللہ تعالی نے دنیا کو اوٹھا دیا تو مین اوسکی طرف اور جو جو چیزین دنیا مین قیامت تک ہونیوالی ہین اونکی طرف[۴]

عارفان آفتابند کہ بر جملگی عالم می تابند واز نور ایشان ہمہ عالم روشن ست باوجود ان نصوص
اور دلائل قاہرہ اور براہین باہرہ اور باوصف اقرار وتصدیق فرمان واجب الاذعان ان[1] اللہ
علی کل شئ قدیر اور انزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شئ - وکان فضل اللہ علیک عظیما اور
علمت علم الاولین والاخرین وامثالہا کی جس کسی نے حضور کی حضوری یا تشریف آوری
یا رفع حجاب یا علم غیب ہیں آئین بائین شائین بکا اور سنے قرآن وحدیث کا مطلب خاک نہ سمجھا دلیل
نوے صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں جب
حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وادی ارزق میں پہونچے جو مکے اور مدینے کے درمیان میں ہے تو فرمایا
کہ میں دیکھتا ہوں حضرت موسی علیہ السلام کو پھر اونکا رنگ اور بالونکا حال بیان کیا اور فرمایا
لبیک کہتے جارہے ہیں آیسا ہی جب ایک پہاڑ کی گھاٹی پر جسکا نام ہرشا یا لفت تھا پہونچے تو فرمایا
میں دیکھتا ہوں یونس علیہ السلام کو سرخ اونٹنی پر سوار صوف کا جبہ پہنے ہوئے اونکی اونٹنی کی نکیل پوست ۷۷
خرما کی ہے لبیک کہتے چلے جاتے ہیں آسپر شیخ ترجمہ مشکوۃ میں لکھتے ہیں - چون اتفاق است بر حیات
انبیا علیہم السلام بحیات حقیقی ودنیاوی لیکن محجوب انداز نظر عوام پس بحقیقت نمود ایشانرا حبیب خود
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بے منام وبے مثال وبے اشتباہ وبے اشکال انتہی آیسا ہی کہا علامہ قسطلانی
نے مواہب میں ہو علی الحقیقۃ لان الانبیاء احیاء عند ربہم یرزقون فلا مانع ان یحجوا فی ہذہ
الحالۃ کما فی صحیح مسلم عن انس انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رای موسی قائما فی قبرہ
یصلی قال القرطبی حبب الیہم العبادۃ فہم یتعبدون بما یجدونہ یعنی انبیا علیہم السلام حقیقی
زندہ ہیں اور حج نماز وغیرہ جو عبادتیں اونکا جی چاہتا ہے کرتے پھرتے ہیں کوئی ممانعت نہیں جب
ارواح انبیا کو کہیں آنے جانے پھرنے کی ممانعت نہیں جیسا کہ ان احادیث کے قصوں اور روایات

[1] بیشک اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے اور ہمنے آپکے اوپر ایسا قرآن شریف نازل کیا جو ہر چیز کیلیے روشن بیان ہے اور اللہ تعالی کا آپکے اوپر بڑا فضل ہے اور مجکو اللہ تعالی کیطرف سے اولین اور آخرین کے علم کی تعلیم ہوئی ہے" مولانا علیم الدین صاحب زید فیضہ

سابقہ سے واضح ہوا تو پھر محافل خیر مین سید الانبیا اور سلطان المرسلین کی حضوری اور تشریف
آوری مین کونسی ممانعت کس دلیل سے **دلیل اکانوے** سیرت حلبی مین ہے الارواح تتجسد[۱]
وتظهر فی صور مختلفة من عالم المثال اور علامہ جلال الدین سیوطی کا قول ہے تعدد الصور
بالتخیل والتشکل ممکن کما یقع للجان اسکی تصدیق وتقریر حضرت امام ربانی کے کلام مبارک سے
سابقاً مفصلاً گزر چکی ہے گاہ جنیان از این قدرت بود ارواح کمل را اگر عطا فرمایند چہ محل تعجب ست
دلیل بانوے شیخ محدث دہلوی کتاب اخبار الاخیار احوال حضرت سلطان الهند خواجہ بزرگ
معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مین تحریر فرماتے ہین روزے پتہورا مسلمانے را از پیوستگان
خواجہ قدس سرہ بسببے از اسباب رنجانید آن مسلمان التجا بخدمت او آورد خواجہ بشفاعت
بر پتہورا گفتہ فرستاد پتہورا گفتۂ شیخ قبول نکرد چون این سخن بخواجہ رسید فرمود کہ پتہورا را زندہ
گرفتیم و دادیم ہمدران ایام لشکر سلطان معز الدین از غزنین رسید و پتہورا مقابل لشکر اسلام ۷۸
بایستاد و بدست معز الدین اسیر گشت نیز اسمین ہے فرمود عارفان را مرتبہ ایست چون بدان
مرتبہ رسند جملگی عالم وانچہ در عالم است میان دو انگشت خود ببیند **اقول** یہ عرفا سید الانبیا
کے نواب اور خلفا ہین جب انکا یہ حال ہے تو حضور کی حضوری اسپر قیاس کرنی چاہیے۔
دلیل ترانوے نیز اسمین ہے فرمود کہ کمترین پایہ وجبۂ عارف در محبت آنست کہ صفات
حق تعالی در وے بود فرمود درویش آنست کہ ہر آن بندہ بر آنکس کہ بحاجت آید محروم باز
نگردد **دلیل چورانوے** نیز اسی کتاب مین بیچ اقوال قطب الاقطاب حضرت
غوث الاعظم شیخ الاسلام والمسلمین محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے مذکور ہے
عزو علا اور ابمرتبۂ قطبیت کبری وولایت عظمی مخصوص گردانید ومفاتیح خزائن جود وازمہ

---

[۱] ارواح بصورت جسم ہو جاتے ہین اور عالم مثال مین رنگ برنگ صورتو مین ظاہر ہوتے ہین مثل
جن کے ۱۲ مولانا مولوی علیم الدین صاحب زید فیضہ۔

تصرفات وجود را القبضۂ اقتدار و دست اختیار او سپرد فهو قطب الوقت وسلطان

الوجود وخلیفۃ اللہ فی ارضہ ووارث کتابہ ونائب رسولہ سلطان الطریق والمتصرف

فی الوجود علے التحقیق رضی اللہ تعالی عنہ انتھی **اقول** نائب مین کمال منیب کا ہوتا ہے

معتقدین کو حضور کی حضوری اور تصرف فی الوجود کیواسطے یہ سند کافی اور منکر کے مرض

قلبی کو قرآن وحدیث بھی غیر شافی **دلیل پچانوے** نیز اسی کتاب مین حضرت

غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے احوال مین فرماتے ہین نقلاً عنہ فرمود کہ در اول حال

رسول خدا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وحضرت مرتضے را علیہ رضوان اللہ تعالی در خواب

دیدم کہ امر فرمودند مرا بتکلم وانداختند در دہن من لعاب دہن وبکشادند بر من ابواب سخن

دلیل چھیانوے نیز اسمین حضرت شیخ غوث علی الاطلاق کے حال مین ہے

۷۹ فرمودہ اند کہ جمیع اولیا وانبیا احیا باجساد واموات بارواح وجن وملائکہ در مجلس او حاضر

میشدند وحضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وآلہ اجمعین ۔ نیز از برائے تربیت

وتائید تجلی میفرمودند وخضر علیہ السلام اکثر اوقات از حاضران مجلس شریف می بودند

نیز اسمین ہے آنحضرت بربالائے کرسی می فرمود حاضر میشوند در مجلس من ملک وخواص اولیا

وغیبیان تا بیاموزند از من تواضع مرجناب مقدس را وہیچ ولی نیست کہ حق تعالی او را خلق

فرمودہ بمجلس من حاضر نشدہ احیا باجساد واموات بارواح نیز فرمود صغیر بودم روز

عرفہ بجانب سواد شہر برآمدہ دنبال گاوے از گاوان حراثت می دویدم گاوے بگردید وبجانب

من نگاہے کرد وگفت یا عبد القادر ترا از برائے امثال این کارہا پیدا نہ کردند وباینہا امر

نہ کردہ ترسان ولرزان بجانب خانہ برگشتم وببام خانہ برآمدم مردم را دیدم کہ وقوف بعرفات

می کنند پس پیش والدہ آمدم واز وے طلب اذن کردم کہ بہ بغداد روم وتحصیل علم نمایم